© rasailojaraid.com

بنگلہ دیش: "برادرانِ تیزے" کی سرگرمیوں کا اعتراف

۱۹۴۰ء میں مشرقی فرانس کے "تیزے" (Taize) نامی ایک گاؤں میں ایک اقوامانی تنظیم قائم ہوئی تھی جو عام طور پر Taize Brothers یعنی "برادرانِ تیزے" کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ آج یہ تنظیم ۲۵ ممالک سے تعلق رکھنے والے کوئی ایک سو کے لگ بھگ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کارکنوں پر مشتمل ہے۔ برادری میں شامل تمام افراد مجرّد زندگی گزارتے ہیں اور گزر بسر کے لیے کام کاج کے ساتھ دُنیا کے غریب خطّوں میں انسانی اور تبشیری کام کرتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں "برادرانِ تیزے" نے ۱۹۷۴ء میں اولاً اپنا کام چٹاگانگ میں شروع کیا تھا، بعد ازاں میمن سنگھ میں منتقل ہو گئے۔ غریب لوگوں، جن میں مسلمان، ہندو اور قبائلی شامل ہیں، کے درمیان اُن کی رہائش ہے اور وہ دُعا و عبادت اور خورونوش میں اُنہیں شریک کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں "برادرانِ تیزے" کی سرگرمیوں کے اعتراف میں ۱۶ مئی کو نیویارک میں اُنہیں "میری نول مشن ایوارڈ" (Mary Knoll Mission Award) سے نوازا گیا۔ واضح رہے کہ "میری نول فارن مشن سوسائٹی" امریکہ میں کیتھولک مشنری تنظیم ہے۔ سردست "برادرانِ تیزے" کے پانچ افراد بنگلہ دیش میں تبشیری خدمت انجام دے رہے ہیں۔

"برادرانِ تیزے" کے ایک رکن نے ایوارڈ وصول کرتے ہوئے کہا کہ "یسوع مسیح دُنیا میں ایک نیا مذہب تخلیق کرنے نہیں آیا تھا، بلکہ لوگوں کی رہنمائی کے لیے آیا کہ وہ خدا کے ساتھ شراکت کی راہیں تلاش کریں۔ زندگی میں ایسی شراکت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب خدا پر اعتماد کرتے ہوئے سادہ زندگی گزارنے کے لیے خطرات مول لیے جاتے ہیں۔"

پاکستان: "مکتبہ عناویم پاکستان" کی مسلم - مسیحی مکالمے میں دلچسپی

مکتبہ عناویم پاکستان (گوجرانوالہ) کے زیرِ اہتمام ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء کو "مسلم - مسیحی مکالمے کی اہمیت" پر ایک فکری نشست کا اہتمام کیا گیا۔ نشست کے ایک مقرر جناب مشتاق اسد نے "موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے "ڈائیلاگ کی اہمیت پر زور دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ جتنا زیادہ ضروری مسیحی - مسلم مکالمہ ہے، اِس سے کہیں زیادہ ضروری ایمان کی مضبوطی ہے۔ اُنہوں نے سوال کیا کہ وہ کون سے عناصر ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو مذہبی فرقہ واریت کا باعث بنتے ہیں اور مختلف مذاہب کے عوام کے درمیان منافرت پیدا کرتے ہیں۔ اُنھوں نے بائبل مقدس کے مختلف حوالوں کے ذریعے بتایا کہ مذاہب کی تبلیغ میں ڈائیلاگ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اُنھوں نے خاص طور پر مقدس پولوس رسول کی مثال دی۔ اُنھوں نے تبلیغ کے سلسلے میں یونانیوں سے بات چیت کی۔ پروگرام کے دوران تمام ممبران [شرکاء] نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ کس طرح مسیحی - مسلم مکالمہ معاشرے میں مثبت تبدیلیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ آخر میں دعا کی گئی کہ خدا معاشرے میں لوگوں کو شعور دے کہ وہ مکالمے کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور اِس سے حقیقی فوائد حاصل کر سکیں۔" (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - یکم تا ۱۵ جون ۱۹۹۷ء)

"حروف اکیڈمی پاکستان" — مقاصد اور منصوبے

["حروف اکیڈمی پاکستان" مسیحی برادری کی ایک نئی تنظیم ہے۔ ماہنامہ "مکاشفہ" (فیصل آباد) نے اکیڈمی کے صدر جناب نوید والڑ کا انٹرویو شائع کیا ہے۔ ذیل میں انٹرویو کے منتخب اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں جن سے اکیڈمی کے مقاصد، منصوبوں اور بحیثیتِ مجموعی اکیڈمی کے کارپردازوں کی سوچ واضح ہوتی ہے۔

جناب والڑ نے تحریک پاکستان میں مسیحی برادری کے کردار اور قائد اعظم کے نقطۂ نظر کے بارے میں جو کچھ کہا ہے، یہ نہ صرف مبالغے سے خالی نہیں، بلکہ تاریخی حقائق بھی اِس کا ساتھ نہیں دیتے۔ مدیر]

"ہم یہ چاہتے ہیں کہ ادب اور خصوصاً صحافت میں قومی سطح پر کام کریں، بلکہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارا ایک اپنا قومی اخبار ہو جو ہماری آواز ہو، ہمارے رہنما، دانش ور اور صحافی پتا نہیں، کیوں اس طرف توجہ نہیں دیتے، حالانکہ اس سے ہم سب کو بہت فائدہ ہے۔ ہمارے رسائل و جرائد کی اکثریت کو چرچ کے احاطوں سے باہر کوئی نہیں جانتا۔۔۔ یہ [اپنے قومی اخبار کا اجراء] ہی حروف اکیڈمی پاکستان کے قیام کا مقصد ہے۔"

"جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے کہ حروف اکیڈمی - پاکستان ادب و صحافت اور پڑھائی لکھائی کے لیے کام کرتی ہوگی، اور یہ ہے بھی حقیقت کہ جب ہم چند ہم فکر دوستوں نے ۶ اگست ۱۹۹۶ء کو اس کی بنیاد رکھی تو ہمارا اولیں مقصد یہی تھا، لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ گلیاں لہو سے بھری ہوں، [اور] ہم کمروں میں بیٹھ کر ان پر نظمیں غزلیں لکھتے رہیں۔۔۔ ان تمام لوگوں کے لیے ہمارے دروازے کھلے ہیں جو نظریاتی ہوں، خواتین کے لیے حروف اکیڈمی پاکستان کا پلیٹ فارم حاضر ہے، ہمارا وومن ونگ پہلے دن سے ہی ہمارے ساتھ کام کر رہا ہے۔"

© rasailojaraid.com